Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 41-50
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

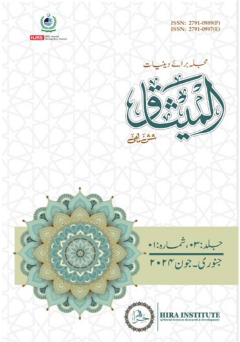

اسلام آباد کی سرکاری خواتین اساتذہ کی ملازمت کے ان کی خاندانی زندگی پر اثرات کا جائزہ

An Analysis of Impacts of Jobs on Family Life of Government Female School Teachers in Islamabad

1. Tahira Nusrat tahiralilla@gmail.com	*Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad.*
2. Haris Bilal haris.bilal20@gmail.com	*Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad.*
3. Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi zia3840@gmail.com	*Associate Professor / Director, Institute of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad.*

How to Cite: Tahira Nusrat, Haris Bilal and Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi. 2024: "An Analysis of Impacts of Jobs on Family Life of Government Female School Teachers in Islamabad". *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01):41-50.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
28-02-2024	18-03-2024	07-04-2024

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

اسلام آباد کی سرکاری خواتین اساتذہ کی ملازمت کے ان کی خاندانی زندگی پر اثرات کا جائزہ

An Analysis of Impacts of Jobs on Family Life of Government Female School Teachers in Islamabad

1. **Tahira Nusrat**
   Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad.
   tahiralilla@gmail.com
2. **Haris Bilal**
   Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad.
   haris.bilal20@gmail.com
3. **Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi**
   Associate Professor / Director, Institute of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad.
   zia3840@gmail.com

Abstract:

Within the context of Islam, family is revered as a cornerstone of society, with Allah's guidance emphasizing the sanctity of relationships. Despite recognizing the economic autonomy of both genders, Islam also underscores the importance of balanced familial responsibilities. In contemporary times, women have made significant strides across various domains, including the professional sphere. However, the pursuit of careers often poses intricate challenges in maintaining harmonious family dynamics. This study delves into the experiences of female government school teachers in Islamabad, aiming to understand the impact of their professional commitments on their familial roles. Employing a mixed-method approach involving interviews and questionnaires, data was gathered from educators within educational institutions. The questionnaire, supplemented by three open-ended inquiries, facilitated a nuanced exploration of their experiences. Analysis of the collected data reveals multifaceted insights into the interplay between professional endeavours and familial responsibilities. From nurturing children to navigating relationships with in-laws, participants elucidated on the complexities they face in balancing professional and domestic duties. Moreover, the study highlights the adverse effects on mental and physical well-being arising from these challenges, ultimately influencing work performance. By shedding light on these intricacies, this research contributes to a deeper understanding of the intersection between professional aspirations and family life among female educators. Insights gleaned from this study can inform policies and interventions aimed at supporting working women in achieving equilibrium between their professional endeavours and familial obligations.

Keywords: *Family Dynamics, Family Life, Responsibilities, Female Jobs, Islamabad.*

تمہید

دور جدید میں جہاں زندگی مشین کی صورت اختیار کر چکی ہے وہیں اس کونت نئے مسائل کا سامنا ہے۔ زندگی کے ان مسائل میں سے ایک مسئلہ بدلتی ہوئی اقدار و روایات اور حالات ہیں۔ وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ حقوق و فرائض میں بھی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں تو مرد و عورت کی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ اسلام میں مرد و عورت کے مقام و مرتبہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ دونوں کی تخلیق کی بنیاد اور قبیل ایک ہے۔ دونوں اصناف کو ایک دوسرے کی ضرورت قرار دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً۔[1]

لوگو! ڈرو اپنے اس رب سے جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا پھر تمہارے جوڑے بنائے اور ان میں سے مردوں اور عورتوں کثرت سے پھیلا دیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا:

انما النساء شقائق الرجال۔[2]

عورتیں (اصل خلقت اور طبیعت میں) مردوں ہی کی طرح ہیں۔

جہاں قرآن مجید نے تخلیقی اعتبار سے مرد و عورت کی اصل کو ایک قرار دیا ہے وہیں دونوں اصناف کے حقوق و فرائض اور حدود و قیود بھی مقرر فرمائی ہیں۔ مرد کو نگران یعنی گھر کا سربراہ بنا کر اس کو عورت کا محافظ قرار دیا ہے۔[3] قبل از اسلام مختلف تہذیبوں کا جائزہ لیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ان میں عورت کو سماجی طور پر کوئی مقام و مرتبہ حاصل نہ تھا۔ اسے تمام برائیوں کی جڑ سمجھا جاتا۔ عورت کی توقیر اور عظمت کا پیش کردہ اسلامی تصور سب سے ممتاز اور منفرد خصوصیات کا حامل ہے۔ مغرب و اہلِ مغرب عورت کے مقام و مرتبہ سے متعلق تمام تر کاوشوں کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتے ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان معاشروں میں ہمیشہ عورت تذلیل و تحقیر کا شکار رہی ہے۔ اسلام نے عورت کو خاندان اور خاندانی زندگی کا کلیدی کردار قرار دیا ہے۔ موجودہ دور میں معاشی ذمہ داریوں کے بڑھنے کے بسبب عورت کی ملازمت خاندانی زندگی پر مختلف اثرات مرتب کرتی ہے۔ زیرِ نظر مقالہ انہی اثرات کی تحقیق پر مشتمل ہے۔ اس کے لیے ایک مخصوص طبقہ یعنی سرکاری خواتین اساتذہ اور ایک مخصوص علاقہ یعنی اسلام آباد کا انتخاب کیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اسلام کے خاندانی نظام اور عورت کے معاشی حقوق پر بہت سی کتب اور مقالہ جات تحریر کیے جا چکے ہیں۔ عورت کی گھریلو ذمہ داریوں اور ملازمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل اور ان کے حل کے لیے تجاویز کے سلسلے میں بین الاقوامی محققین نے بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ موضوع پر سابقہ تحقیقات میں سے کچھ کا مختصراً جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

- **خاندانی نظام از السید سابق مصریؒ**

اس کتاب میں خاندانی نظام کی تشکیل، تعمیر کے مختلف مراحل، عورت کے معاشی حقوق، نان و نفقہ مہر، جائیداد و وراثت کی تفصیلات، زوجین کے حقوق و فرائض پر شریعت کی رو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حافظ اسلم شاہد نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

- **عورت اسلامی معاشرے میں از سید جلال الدین انصر عمری**

اس کتاب میں مختلف معاشروں میں عورت کے مقام و مرتبہ کے بیان کے بعد معاشرت میں عورت کو دیے گئے متعدد حقوق کا تذکرہ ہے۔ عورت کی عملی زندگی میں شرکت اور اس کے اصول و ضوابط کی وضاحت کی گئی ہے۔

- **ملازمت پیشہ خواتین کا دائرہ کار اور دوران ملازمت پردہ کے احکام**

یہ محقق انعام الدین کا مقالہ برائے تخصص فی الفقہ والافتاء ہے جس میں ملازمت پیشہ خواتین کے مسائل بالخصوص پردے اور اس بارے میں مشکلات پر بحث کی گئی ہے۔ ایسی خواتین کو حتی الامکان پردے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر شریعت کے دائرے میں رہ کر ملازمت کی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ شرعی امور کی خلاف ورزی جائز نہ ہو گی۔

- **خواتین کی ملازمت: تعلیمات اسلامی کی روشنی میں**

ڈاکٹر نصیر خان اور ڈاکٹر صاحب اسلام کا مجلہ الایضاح میں شائع شدہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جس کے مطابق اسلامی تعلیمات

کی روسے آداب وشرائط کے ساتھ ایک مسلمان عورت جائز نوعیت کی کوئی بھی ملازمت کر سکتی ہے۔اس کی آمدنی حلال وطیب ہوگی جو کسی بھی نیک ومباح کام میں عورت اپنی مرضی سے خرچ کر سکتی ہے۔لیکن حدود وقیود سے ناآشنا ملازمت جس کا مقصد اپنی سماجی یا مالی حیثیت میں اضافہ ہو عورت کے لیے کسی بھی صورت جائز نہیں۔

- **ملازمت پیشہ خواتین کے حقوق تفریح اور اس میں حائل رکاوٹوں کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں**

مجلہ القواریر میں شائع شدہ ڈاکٹر ہارون اور احمد صادق کا مقالہ ہے جس میں مصنفین نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے خواتین کو حقوق دینے کے ساتھ ساتھ ان کی عزت وناموس کو بھی محفوظ بنایاہے۔اگر اس سلسلے میں عورتوں کو کھلی چھٹی دے دی جائے تو اس سے فتنہ کا ڈر بھی ہے۔اس لیے شریعت نے کچھ حدود کے ساتھ عورت کو تفریح کی مکمل آزادی دی ہے۔

- **Prevalence of Work-family conflict: Are work and family boundaries asymmetrically permeable?**

مذکورہ موضوع پر 1992 میں کی گئی ایک کیس سٹڈی ہے۔خاندان/گھریلو زندگی کی نسبت کام کسی بھی فرد کی زندگی کو زیادہ متاثر کرتی ہے۔اس سٹڈی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کام اور خاندانی زندگی کی حدود واضح ہیں۔تاہم جنس کے فرق کے اثرات کا کوئی فرق نہیں ملا۔بلکہ کام اور گھریلو زندگی کی حد بندی دونوں کو برابر متاثر کرتی ہے

- **A study of the effects of work-family conflict, family work conflict and work-life Balance on Saudi female teachers' performance in the public education sector with job satisfaction as a moderator by Adel Ismail Al Alvi, Eman Al Saffar. Zahra h. Al Mohammad Saleh.**

یہ سعودی خواتین اساتذہ سے متعلق ایک سروے ہے جس کے نتائج سے ظاہر ہے کہ کام اور گھریلو زندگی کے توازن اور اطمینان کی وجہ سے ملازمین کی کارکردگی پر مثبت اور نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں مگر جب کام اور خاندان کا تصادم ہو تو یہ کام پر مثبت مگر کم نمایاں اثرات مرتب کرتا ہے۔تاہم خاندان اور کام کا تصادم کسی بھی ملازم کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ اور معاشی حقوق

اسلام نے عورت کو جو مقام ومرتبہ بخشا وہ اظہر من الشمس ہے۔ماقبل میں بیان ہوا کہ تہذیب وتمدن کے تمام دعویداروں کے برعکس عورت کو اسلام کی جانب سے فراہم کردہ حقوق ہی کی بدولت اس کا ہر روپ عزت واحترام کا حق دار قرار پاتا ہے۔عورت کو فراہم کردہ حقوق کی طویل فہرست ہے تاہم موضوع کی مناسبت سے معاشی حقوق کی اگر بات کی جائے تو عورت کا اصلی میدانِ عمل اس کا گھر ہے اس لیے بغیر کسی شدید ضرورت کے اسلام اسکے اس میدان سے باہر آنے کو پسند نہیں کرتا۔اسلام میں عورت کا پسندیدہ کردار وہی ہے جو درج ذیل آیت میں بیان ہوا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی۔[4]

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جیسا پہلے جاہلیت میں اظہارِ زینت کیا کرتی تھیں ویسا نہ کرو۔

معلوم ہوا کی حتی الامکان عورت کا گھر کی چاردیواری میں رہنا محبوب وپسندیدہ عمل ہے۔آیت کے آخری حصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد انہی تمام ایسی روحانی آلائشوں سے پاک کرنا ہے جو ممکنہ طور پر خروج عن البیت کی صورت میں وارد ہو سکتی ہیں۔اس کے علاوہ آپ ﷺ نے مختلف طبقات کی ذمہ داریوں کے ساتھ عورت کی اصل ذمہ داری یہ بیان کی ہے:

المراۃ راعیۃ علی بیت بعلھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم۔[5]

عورت اپنے شوہر کے گھر اوراس کی اولاد کی نگران ہے اوراس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا۔

اسلام نے نظام عدل کو قائم رکھتے ہوئے عورت کو کچھ حقوق عطا کیے ہیں۔ ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ فکر معاش سے آزاد اپنے گھر کی ملکہ اور گھر کے نظام کی ذمہ دار ہے۔ اس پر معاش کی ذمہ داری دوہری ذمہ داری اور ظلم کے مترادف ہے۔[6] نیز عورت کی جسمانی ساخت اور زندگی میں وارد ہونے والے مختلف احوال بھی اس بات کے متقاضی ہیں کہ باہر کے مشقت والے کام اس پر نہ ڈالے جائیں۔ مثال کے طور پر حالت حمل اور دودھ پلانے کے ایام میں یہ کس طرح ممکن تھا کہ وہ دن بھر مشقت کرے اور اپنا اور گھر والوں کا خرچ برداشت کرے۔ چنانچہ گھر اور باہر کی متعین کردہ خدائی تقسیم ہی مرد و عورت دونوں کی جسمانی ساخت کے بالکل مطابق اور حالات کے لحاظ سے قابلِ عمل ہے۔ اس درجہ میں مرد کو قوام سمجھنا عورت کی تذلیل نہیں بلکہ اس کی توقیر اور باعثِ اطمینان ہے۔ یہی اس آیت کا منشاء ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ نے جو فضیلت ایک کو دوسرے پر دی ہے اس کی ہوس نہ کرو۔[7] یعنی مرد و عورت کے اجسام اور حقوق و فرائض کی تقسیم میں ردوبدل نہ کرو۔ مرد اور عورت کی ذمہ داری کی یہ تقسیم نہ صرف اسلام کا مزاج بلکہ ایک فطری اور متوازن نظام ہے۔ اسلام صرف ضرورت کے تحت عورت کو گھر سے باہر جانے کی اجازت دیتا ہے تاکہ معاشرہ پر امن رہے اور بغیر ضرورت کے گھر باہر جانے کی اجازت نہیں دیتا۔[8] آئندہ سطور میں اسلام کی جانب سے عورت کو دیے جانے والے معاشی حقوق اور اکتسابِ مال کے اہم ذرائع کو بیان کیا جاتا ہے۔

اکتساب مال کے ذرائع

- **مہر:** بوقتِ نکاح عورت کا حق مہر ادا کرنا مرد پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں دیے گئے حکم کے مطابق مرد کو اپنی حیثیت کے مطابق مہر ادا کرنا برضا و خوشی لازم ہے۔[9]
- **وراثت:** دیگر مذاہب عورت کو حقِ وراثت فراہم نہیں کرتے لیکن ان کے برعکس اسلام وراثت میں عورتوں کا حق نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس امر کی شدید مذمت بیان کرتا ہے کہ انہیں اس حق سے محروم کیا جائے۔ میت کا ترکہ کم ہو یا زیادہ عورت وراثت کی حق دار ہے۔[10]
- **نان و نفقہ:** شریعت نے اصالتاً عورت پر کسب معاش کی ذمہ داری نہیں ڈالی بلکہ مردوں کو کسبِ معاش کا مکلف بنایا ہے۔ چنانچہ لڑکیوں کا نان و نفقہ والد کے ذمہ اور شادی کے بعد شوہر پر واجب قرار دیا ہے۔[11] معاشی امور کی انجام دہی کی بنا پر ہی مردوں کو قوام کہا گیا ہے۔ وہ عورتوں کے امین اور نگہبان ہیں۔ شوہر پر حالت کشادگی و تنگی میں حسب استطاعت بیوی کا نان و نفقہ یعنی بنیادی ضروریات مہیا کرنا واجب ہے۔

  عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ۔[12]

  صاحبِ کشائش اور تنگدست پر اپنے موافق سامان مہیا کرنا ہے عرف کے مطابق۔
- **حقِ ملکیت:** اسلام نے عورت کو مردوں کی مانند ہر طرح کے اموال کی ملکیت کا حق دیا ہے۔ جس طرح مرد ملکیت کا حق رکھتا ہے بعینہ عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے اور اپنے اس حق میں وہ کسی کی اجازت یا اختیار کی محتاج نہیں۔ عورت کو بیان کردہ ذرائع سے جو بھی مال حاصل ہو وہ اس کی ملکیت ہو گا جس میں وہ ہر طرح کا جائز تصرف کر سکتی ہے اور کوئی اسے اس کے اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔
- **ذاتی کاروبار:** عورت ذاتی کاروبار بھی کر سکتی ہے۔ اس طرح ذاتی کاروبار سے وہ اپنی سینکڑوں بہنوں کو روزگار

فراہم کر سکتی ہے۔ جدید دور میں جہاں عورت ہر شعبہ زندگی میں مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہے تو اسے چاہیے کہ اپنی الگ پہچان برقرار رکھتے ہوئے ایسا ذریعہ معاش اختیار کرے جس سے اس کے خاندان کا بھی فائدہ ہو اور ملک و قوم کا بھی۔ عہدِ رسالت میں صحابیات کے گھریلو زندگی کے ساتھ ساتھ مختلف کاروبار کا تذکرہ ملتا ہے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کاروبار کرنا اور مالدار خواتین میں شمار ہونا اس کی واضح مثال ہے۔[13]

عصرِ حاضر میں مسلمان عورت اور کسبِ معاش

ماقبل میں بیان ہو چکا کہ بنیادی طور پر اسلام نے عورت کو کسبِ معاش کی فکر سے آزاد رکھا ہے۔ تاہم معاشیات اور حالات کا بدلتا دھارا وقت کے ساتھ ساتھ جدید تقاضے اور مسائل کو جنم دیتا ہے۔ موجودہ دور میں اس فکر سے آزاد ہونے کے باوجود عورت کے مختلف معاشی سرگرمیوں میں شریک ہونے کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ علوم وفنون کے تنوع اور نت نئے میادینِ معیشت نے اس ضرورت پر زور دیا ہے کہ عورت کو مناسب معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیے۔ وہ اپنی بنیادی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے بعد خاوند کی اجازت سے بغیر کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے مرد و زن میں بے محابا اختلاط ہو۔ قائد اعظم محمد علی جناح قومی ترقی میں خواتین کے کردار کے معترف تھے۔

> Quaid-e-Azam was a strong support of women's role in National develops. In his view, development process comes down to half as pace, if would not participate.[14]
>
> قائدِ اعظم قومی ترقی کے لیے عورت کے کردار کے زبردست حامی تھے۔ ان کے مطابق اگر عورت ترقی کے سفر میں حصہ نہ لے تو ترقی کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

اس پس منظر میں خواتین ایسے اداروں میں ملازمت کر سکتی ہیں جہاں خواتین ہی خدمت سرانجام دیتی ہوں۔ ان جگہوں پر مرد نہ ہوں اور اگر مرد ذمہ دار ہوں تو شرعی حدود کے اندر ان سے بات ہو سکتی ہے۔ پورے بدن کے حجاب میں عورت صرف چہرا اور ہاتھ بوقت ضرورت کھول سکتی ہے لیکن اس میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ اس کے شہوانی جذبات مشتعل نہ ہوں۔ اجنبی مرد سے ایسی گفتگو جائز ہے جو مباح ہو اور بوقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت ہو لیکن لایعنی گفتگو سے پرہیز لازم ہے۔

عورت شریعت کی پابندی اور حدود حجاب کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ملازمت اختیار کرنا چاہے تو دو پیشے بہترین ہیں۔ ایک درس و تدریس کا پیشہ جس میں عورت احکام شریعت کی پابندی کر سکتی ہے۔ چونکہ طالب علم زیادہ تر نابالغ ہوتے ہیں اور اس پیشے کی تقدیس بہت سے مفاسد سے بچاؤ کی ممکنہ ڈھال ہے۔ دوسرا طب کا پیشہ ہے جو نہ صرف انسانیت کی فلاح اور بقا کا باعث بلکہ معاشرے میں عورتوں کی ضروریات عورتوں کے ذریعہ پوری ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر عورت اپنے دائرہ عمل میں رہ کر شرعی حدود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ملازمت کرتی اور اپنے خاندان کی کفالت کا فریضہ انجام دیتی ہے تو اسے دنیا و آخرت کی کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اسلام آباد کی سرکاری خواتین اساتذہ کی ملازمت کے ان کی خاندانی زندگی پر اثرات

اسلام آباد کی سرکاری خواتین اساتذہ کی ملازمت کے ان کی خاندانی زندگی پر اثرات کا جائزہ لینے کے لیے کوئینز لینڈ یونیورسٹی (The University of Queensland) کا مرتب کردہ دس سوالات پر مشتمل سوال نامہ استعمال کیا گیا جس کے پہلے پانچ سوالات Work to Family اور آخری پانچ Family to Work کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے مرتب کیے گئے ہیں۔ اس سوالنامہ کے آخر میں اس کے جوابات کا تجزیہ کرنے کے لیے سکیل بھی دیا گیا ہے۔ اس سکیل کی رو سے شرکاء کے جوابات کے سکور کی

رینج 5 سے 35 تک رکھی گئی ہے۔ جتنا کم سکور ہو گا وہ ظاہر کرے گا کہ متعلقہ جواب دہندہ اس سوال سے مکمل متفق ہے اور ہائی سکولز کی صورت میں وہ سختی سے اختلاف رکھتا ہے۔ اگر سکور 17 کے آس پاس ہو گا تو اس سے مراد ہو گی کہ پوچھے گئے سوال سے نہ تو اسے اتفاق ہے اور نہ ہی اختلاف۔ ہر سوال کے سامنے 7 تک نمبر دیے گئے ہیں جس کے مطابق شرکا اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اسلام آباد کے مختلف درجہ کے سکولوں (پرائمری، مڈل، ہائی، ہائر سیکنڈری) کے 50 اساتذہ میں سوالنامہ تقسیم کیا گیا اور ان سے حاصل شدہ جوابات کا دیے گئے سکیل کے مطابق جائزہ لے کر نتائج مرتب کیے گئے۔

- کل 50 اساتذہ پر اس سوالنامے کو ٹیسٹ کیا گیا جس میں سے تقریباً 30 فیصد کی رائے یہ ہے کہ ان کا کام ان کی خاندان زندگی کو اور خاندانی زندگی کام کو متاثر نہیں کرتی بلکہ وہ دونوں کو بہتر انداز میں ساتھ ساتھ چلا سکتے ہیں۔
- 18 فیصد خواتین اساتذہ کو اس بات سے اختلاف ہے کہ ان کا کام ان کی خاندانی زندگی کو متاثر کرتا ہے جب کہ تقریباً 50 فیصد خواتین نے یہ تسلیم کیا کہ ان کی ملازمت کی وجہ سے ان کی خاندانی زندگی متاثر ہوتی ہے اور وہ اپنے کام کیوجہ سے خاندان اور بچوں کو مناسب توجہ نہیں دے پاتیں۔
- دوسری طرف جب ان ہی خواتین اساتذہ سے یہ دریافت کیا گیا کہ ان کی خاندانی زندگی ان کے کام اور کارکردگی کی قدر متاثر کرتی ہے تو ایک تہائی خواتین کی رائے یہ تھی کہ وہ دونوں میں توازن رکھتی ہیں اس لیے ان کی گھریلو ذمہ داریاں ان کے کام کو متاثر نہیں کرتیں اور ان کی کارکردگی کبھی خراب نہیں ہوتی۔
- 14 فیصد خواتین نے یہ تسلیم کیا کہ ان کی گھریلو زندگی کی وجہ سے ان کا کام اور بہتر کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اپنا کام کو بھرپور انداز میں انجام نہیں دے پاتیں۔
- 50 فیصد خواتین اساتذہ کی رائے یہ تھی کہ ان کی گھریلو زندگی کی وجہ سے کبھی بھی کام متاثر نہیں ہوا۔

اس سروے سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر پائے کہ زیادہ تر خواتین اساتذہ اپنے کام کو ترجیح دیتی ہیں جس کی وجہ سے ان کا کام اور ان کی کارکردگی کبھی بھی متاثر نہیں ہوتی مگر ان کے کام اور ذمہ داریوں کی وجہ سے ان کی گھریلو زندگی متاثر ہوتی ہے۔

انٹرویو کے سوالات اور ان کا تجزیہ

اس سوالنامہ کے ساتھ ساتھ Open-ended تین سوالات پر مشتمل ایک اور سوالنامہ بھی استعمال کیا گیا تا کہ ملازمت کے خواتین اساتذہ کے بچوں کی تربیت، ان کی جسمانی و ذہنی صحت اور سسرالی رشتہ داروں پر اثرات کا جائزہ بھی لیا جا سکے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ اکثریت کے بچوں کی تربیت اور گھریلو زندگی ملازمت کی وجہ سے شدید متاثر ہوتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کی صحت اور تعلیم پر مناسب توجہ نہیں دے پاتیں۔ تقریباً 70 فیصد خواتین نے تسلیم کیا کہ ملازمت اور گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے بالخصوص جب کام کی زیادتی ہو۔ مثلاً اداروں میں اساتذہ کی کمی، دوران سیشن مختلف قسم کے تربیتی پروگرام، پڑھائی کے علاوہ دیگر ذمہ داریاں وغیرہ۔ ان کی وجہ سے وہ اکثر اوقات بہت تھکاوٹ محسوس کرتی ہیں جس کی وجہ سے بچے اور گھریلو ذمہ داریاں متاثر ہوتی ہیں۔ 50 فیصد خواتین نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ملازمت کی وجہ سے ان کے سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔ وہ ان کو وقت نہیں دے پاتیں۔ اکثر اوقات سسرال میں ہونے والی سرگرمیوں میں شرکت نہیں کر پاتیں جس کی وجہ سے سسرالی رشتہ دار ان سے شکوہ کناں نظر آتے ہیں۔ ذیل میں ان سوالات میں سے ہر ایک کے جواب میں حاصل ہونے والے نتائج بیان کیے جاتے ہیں۔

Q.1: Is your job affecting your children upbringing?

کیا آپ کی ملازمت بچوں کی پرورش پر اثر انداز ہوتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں:

- 80 فیصد کی رائے یہ ہے کہ ملازمت کی وجہ سے ان کے بچوں کی تربیت متاثر ہو رہی ہے کیونکہ وہ بچوں کو مناسب وقت نہیں دے پاتیں۔
- 4 فیصد خواتین نے رائے دی کہ بچوں کو آیا کے پاس چھوڑنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ان کو پوری توجہ نہیں ملتی۔
- 4 فیصد دیگر خواتین کی رائے یہ ہے کہ اگرچہ بچے متاثر ہوتے ہیں مگر ان کی تعلیم کے لیے ایک اچھا پہلو یہ ہے کہ ٹیچرز ہونے کی وجہ سے ہم اپنے بچوں کی تعلیم میں مدد کر سکتے ہیں۔
- 4 فیصد خواتین کی رائے کہ انہیں کبھی کبھار احساس جرم ہوتا ہے کہ ملازمت کی وجہ سے بچے اور گھر نظر انداز ہوتا ہے۔
- دو فیصد خواتین ایسی ہیں جن کے بچے نہیں لہٰذا ان کی ملازمت بچوں کی تربیت کو متاثر نہیں کرتی۔
- ایک فیصد کے والدین بچوں کی تربیت میں مددگار ہیں۔
- چار فیصد کا کہنا ہے کہ ہم وقت کی مناسب تقسیم کرتے ہیں لہٰذا ملازمت کے ساتھ بچوں کی تربیت پر منفی اثر نہیں پڑتا۔
- ایک خاتون کے بچے بڑے ہو چکے لہٰذا ان کی ملازمت اب بچوں کی تربیت پر منفی اثرات مرتب نہیں کرتی۔

Q.2: Is your job effecting your mental and physical health?

کیا آپ کی ملازمت آپکی ذہنی و جسمانی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں:

- اکثریت کی رائے ہے کہ ملازمت اور گھر کی ذمہ داریوں کی وجہ سے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔
- سکولوں میں بچوں کی بہت زیادہ تعداد، بے وقت پالیسیوں کی تبدیلی، سٹاف کی کمی، دوران سیشن ہونے والی ٹریننگ، بچوں اور والدین کا غیر سنجیدہ رویہ، یہ تمام عوامل ذہنی کوفت کا باعث بنتے ہیں۔
- چند ایک کی رائے ہے کہ ہمیشہ نہیں مگر کبھی کبھار کام کی زیادتی صحت پر اثرات مرتب کرتی ہے۔
- 4 فیصد خواتین کی رائے ہے کہ انہیں اپنی ملازمت سے محبت ہے لہٰذا ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی۔
- ایک خاتون کی رائے یہ ہے کہ جسمانی صحت متاثر نہیں ہوتی مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔
- ایک خاتون نے رائے دی کہ کام کی زیادتی اور طلبہ کے رویے کی وجہ سے انہیں بہت زیادہ غصہ آتا ہے۔
- 8 فیصد خواتین کی رائے ہے کہ انہیں ملازمت سے صحت کے مسائل درپیش نہیں۔
- 6 فیصد خواتین کی رائے یہ ہے کہ ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی مگر کبھی کبھار تھکن ہو جاتی ہے۔

Q.3: Is your job effecting your relationship with you in-law?

کیا آپ کی ملازمت آپ کے سسرالی تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں:

- 50 فیصد فی صد کی رائے یہ ہے کہ ان کی جاب سسرال والوں کے ساتھ تعلقات کو متاثر کر رہے ہیں کیونکہ وہ ملازمت کی وجہ سے سسرالی رشتہ داروں کو وقت نہیں دے پاتیں، سسرال میں ہونے والی تقریبات پر بروقت نہیں پہنچ سکتیں، ساس سسر بوڑھے ہیں۔ سسرال والوں کو اکثر شکایت رہتی ہے کہ انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔
- 10 فیصد خواتین کی رائے ہے کہ سسرال والے بہت مددگار اور معاون ہیں اس لیے تعلقات بہت اچھے ہیں۔
- دو فیصد نے سسرال والوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ان کی مدد کرتے ہیں۔

- دو فی صد نے کہا کہ وہ Single Mother ہیں اس لیے سسرال والوں سے تعلقات متاثر نہیں ہوتے۔
- 6 فی صد کا کہنا ہے کہ وہ وقت کی مناسب تقسیم کرتی ہیں۔ سسرال کو بھی وقت دیتی ہیں اس لیے تعلقات متاثر نہیں ہوتے۔
- دو فی صد کے سسرال والے خود بھی ملازمت کرتے ہیں اس لیے وہ سمجھتے ہیں اور ان کے تعلقات خراب نہیں ہوتے۔

ان سوالات کے تمام جوابات کی روشنی میں مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ تقریباً 50 فیصد خواتین کی رائے تھی کہ ملازمت کی وجہ سے ان کی گھریلو زندگی متاثر ہوتی ہے۔ وہ اپنے کام کی وجہ سے خاندان اور بچوں کو وقت نہیں دے پاتیں۔ اکثریت نے یہ تسلیم کیا کہ ملازمت کی وجہ سے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔ وہ تھکاوٹ کا شکار رہتی ہیں جس کی وجہ سے خاندان اور بچے متاثر ہوتے ہیں۔ دوسری طرف جب یہ پوچھا گیا کہ ان کی گھریلو زندگی سے ان کا کام اور کارکردگی کس حد تک متاثر ہوتی ہے تو اکثریت کا جواب نفی میں تھا۔ یعنی ان کی گھریلو زندگی ان کی ملازمت اور کارکردگی کو متاثر نہیں کرتی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ خواتین اپنی ملازمت اور کام کو نسبتاً زیادہ ترجیح دیتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی گھریلو زندگی، بچے، سسرال اپنی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے مگر ان کی ملازمت اور کارکردگی متاثر نہیں ہوتی۔

نتائج بحث

- تخلیقی اعتبار سے مرد اور عورت کی اصل ایک ہے۔ دونوں اصناف کے حقوق و فرائض اور حدود و قیود منجانب اللہ مقرر ہیں۔
- عورت کا اصلی میدان عمل اس کا گھر ہے نہ کہ باہر۔ اسلام نے پیدائش سے مرگ تک عورت کے نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد کو مختلف رشتوں کی صورت میں سونپ رکھی ہے۔ چنانچہ لڑکیوں کا نان و نفقہ اس کے والد کے ذمہ اور شادی کے بعد شوہر پر واجب کیا ہے۔ گویا مرد کو نگران اور سربراہ بنا کر عورت کا محافظ قرار دیا گیا ہے۔
- اسلام نے عورت کو اپنی اور دوسروں کی معاشی فکر سے آزاد رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہے تو شرعی حدود و قیود کا پاس رکھتے ہوئے لے سکتی ہے۔ خواتین اپنے خاوند کی اجازت سے ایسے اداروں میں ملازمت کر سکتی ہیں جہاں خواتین ہی خدمت سرانجام دیتی ہیں۔ مخلوط جگہوں پر مردوں سے بے باک اختلاط کی گنجائش نہیں تاہم بوقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت کلام کی گنجائش ہے۔
- موجودہ دور میں چونکہ خواتین کا رجحان ملازمت کی طرف کافی زیادہ ہے اس لیے ایک سروے کا انعقاد کیا گیا تا کہ جانا جا سکے کہ سرکاری سکولوں میں خدمات انجام دینے والی خواتین اساتذہ کی ملازمت ان کی خاندانی زندگی، بچوں کی تربیت، ان کی ذاتی جسمانی و ذہنی صحت اور ان کے سسرال والوں کے ساتھ تعلقات کو کس حد تک متاثر کر رہی ہے؟ خواتین کی اکثریت نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ان کی ملازمت کی وجہ سے ان کی گھریلو زندگی متاثر ہوتی ہے۔ ان کے بچوں کی تربیت اچھی طرح سے نہیں ہو پاتی۔ ان کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے اور سسرال میں ہونے والی تمام سرگرمیوں میں عدم شرکت اور سسرالی رشتہ داروں کو وقت نہ دے پانے پر سسرال میں تعلقات پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- دوسری طرف خواتین کی اکثریت نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ ان کی خاندانی زندگی کی وجہ سے ان کی ملازمت اور کارکردگی متاثر نہیں ہوتی۔
- مذکورہ تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ خواتین کی اکثریت اپنی ملازمت سے زیادہ لگاؤ رکھتی ہے جس کی وجہ سے ان کی ملازمت اور کارکردگی متاثر نہیں ہوتی بلکہ ملازمت کی وجہ سے گھریلو زندگی متاثر ہوتی ہے۔

تجاویز و سفارشات

- یہ محدود پیمانے کی ریسرچ ہے جو صرف سرکاری سکولوں پر مشتمل ہے اور سیمپل سائز صرف 50 ہے۔ اس کے دائرہ کار کو بڑھایا جاسکتا ہے بایں طور کہ پرائیویٹ اداروں، کالجز اور یونیورسٹی کی خواتین اساتذہ کو بھی سروے کا حصہ بنایا جائے۔
- تدریس کے علاوہ دیگر شعبہ جات میں ملازمت کرنے والی خواتین تک بھی سروے کو پھیلایا جاسکتا ہے جس سے نہ صرف اس شعبہ سے وابستہ خواتین کے مسائل کا علم بلکہ شعبہ جاتی تقابل کی بنا پر مسائل کی تفہیم اور حل فراہم کرنا بھی ممکن ہو گا۔
- خواتین کی اکثریت نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ملازمت کے اضافی بوجھ کی وجہ سے ان کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہوتی ہے۔ اس میں بہتری کے لیے کونسلنگ اور رہنمائی کے پروگرام منعقد کیے جانے چاہییں تاکہ خواتین ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنی صحت پر بھی توجہ دے سکیں۔
- ملازمت پیشہ خواتین کے اہل خانہ کی آگاہی کے لیے پروگرام منعقد کیے جانے چاہییں تاکہ وہ ان کے مسائل اور ضرورتوں کو سمجھتے ہوئے بھرپور تعاون کر سکیں۔
- ملازمت پیشہ خواتین کے مسائل کو جاننے اور حل تلاش کرنے کے لیے کانفرنسز اور سیمینار منعقد کیے جائیں۔

حواشی و حوالہ جات

1 سورۃ النساء 4:1۔

2 ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، السنن، (ریاض: دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، 2015ء)، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یجد البلة فی المنام، رقم الحدیث: 236۔

3 سورۃ النساء 4:34۔

4 سورۃ الاحزاب 33:33۔

5 مسلم بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1436ھ)، کتاب الامارة، باب فضیلة الامام العادل، رقم الحدیث: 1829۔

6 فاروق احمد، **رسول اللہ ﷺ کی خانگی اور معاشی نظام کی ایک جھلک اور خواتین اسلام کے نام دس نصیحتیں**، (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2015ء)، ص 143۔

7 سورۃ النساء 4:30۔

8 ضیاء الدین، حافظ، **عورت قبل از اسلام و بعد از اسلام**، (کراچی: النور ہیلتھ وایکو کیشن ٹرسٹ، 2006ء)، ص 93۔

9 سورۃ النساء 4:4۔

10 سورۃ النساء 4:7۔

11 سورۃ النساء 4:34۔

12 سورۃ البقرۃ 2:236۔

13 نوشین بی بی و ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، **عہد رسالت میں صحابیات کی خدمات**، (پشاور: پشاور اسلامیکس، جلد 4، شمارہ 1، 2013ء)، ص 57۔

14 Ghazala Butt, **Jinah's Concept of an Ideal Muslim Women**, *Pakistan Journal of Islamic Research*, Vol. 8 (2011), P.73.